www.novelsclubb.com
رنگین تصور
ناولز کلب
از قلم ہمنہ ملک
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

رنگین تصور

از قلم

ہمنہ ملک

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

قسط نمبر 1

اسی کہنا

مکمل کچھ نہیں ہوتا

ملن بھی نامکمل ہوتا ہے جدائی بھی ادھوری ہوتی ہے

یہاں اک موت پوری ہوتی ہے

اسے کہنا

بساط عشق میں بھی مات ہوتی ہے

ہنسی کے شہر میں بھی رات ہوتی ہے

اسے کہنا

مکمل بس "خدا" کی ذات ہوتی ہے

www.novelsclubb.com

(نامعلوم)

لاہور میں اگست کی شام قدرے ٹھنڈی تھی ہلکے جامنی آسمان

پر سورج کے ڈوبنے کے بعد پرندے اپنے گھروں کو واپس جاتے نظر آرہے تھے وہ بھی اپنے گھر

کو لوٹ آئی تھی وہ اس وقت لاہور ائیر پورٹ پر اپنے ایک ہینڈ کیری کے ساتھ گہری نیلی جینز پر

وائٹ ٹی شرٹ پہنے سنہرے بالوں کو آزاد کمر پر چھوڑے بالوں میں سن گلاسز اٹکائے اپنی ہیزل

براؤن زہین آنکھوں سے موبائل کی اسکرین کو دیکھ رہی تھی

کچھ دیر بعد ایک گاڑی زمل کے پاس آکر رکی وہ اسکی پچھلی نشست پر بیٹھی اور ڈرائیور نے گاڑی

سڑک پر ڈال دی

میڈم آپ گھر جائیں گی یا آفس "ڈرائیور نے سامنے دیکھتے ہوئے پوچھا

"میں گھر جاؤں گی زمل نے باہر سڑک پر دیکھتے ہوئے کہا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈرائیور نے سر اثبات میں ہلایا اور گاڑی کی رفتار تیز کر دی

کچھ دیر بعد گاڑی ایک بڑے سے گھر کے پورچ میں رکی۔پورچ کے ایک طرف لان تھا اور دوسری طرف گیراج بیچ میں پتھروں کی ایک روش بنی ہوئی تھی زمل گاڑی سے اتری اور گھر کے اندر کی طرف بڑھ گئی گھر کے اندر دو ملازماؤں کے علاوہ اس کے استقبال کے لئے کوئی نہیں تھا۔

"؟باجی سفر کیسا رہا آپ کا"

زمل سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی تھی جب سترہ سالہ ایک دبلی پتلی چادر میں لپٹی لڑکی کے سوال پر ٹھہر گئی اسے ابرو اٹھا کر دیکھا اور پھر زرینہ کو دیکھتے ہوئے بولی

"؟یہ کون ہے"

یہ بانو ہے جی میری چھوٹی بیٹی گھر پر اکیلی ہوتی ہے تو میں یہاں اپنے ساتھ لے آتی ہوں""

ملازمہ کا لہجہ پنجابی تھا

سفر اچھا تھا ہمیشہ کی طرح"

www.novelsclubb.com

زمل نے چادر میں لپٹی لڑکی کو دیکھتے ہوئے عام لہجے میں کہا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی کمرہ انتہائی صاف ستھرا بلیک اور وائٹ کمبینیشن کا پر سکون تھا جس کی ایک دیوار شیشے کی تھی جس کے سامنے بڑے بڑے پردے گرے ہوئے تھے زمل کمرے میں چلی گئی

۔نیچے کچن میں سبزیاں کاٹتی بانو مسکرا رہی تھی

یہ تو اتنا کیوں مسکرا رہی ہے؟ زرینہ سخت لہجے میں بولی

اماں زمل باجی کتنی سوہنی ہے ناوہ پر جوش انداز میں بولی ان دونوں کا لہجہ پنجابی تھا

۔ہاں سوہنی تو ہے کاش رب سوہنا اسکا نصیب بھی سوہنا کر دیتا

کیا ہو گیا اماں؟ باجی نے آدھی دنیا تو گھوم لی ہو گی، کپڑے اتنے سوہنے پہنتی ہے جو دل کرتا ہے کرتی ہے، باجی پر تو کوئی پابندیاں بھی نہیں لگاتا اس سے اچھی قسمت کیا ہوتی ہے

بھلا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ایک لمحے کا توقف۔۔۔۔۔۔۔ایک یہاں میں ہوں کبھی دوسرے شہر تک نہیں گئی وہ اپنی پھوٹی قسمت پر رونے والے انداز میں بولی

تجھے نئی پتا بانو ہر چیز پیسہ نہیں ہوتا وہ اداس لہجے میں بولی

رہیندے اماں پیسہ نہ ہو نا تو کوئی پوچھتا بھی نہیں ہے پیسہ ہی سب کچھ ہوتا ہے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پیسہ ضرورت ہوتا ہے سب کچھ نہیں ہوتا زمل کچن میں داخل ہوتی ہوئی نرم مگر بارعب لہجے میں بولی وہ ابھی آئی تھی اور اس نے اسکی آخری بات سن لی تھی

اس کی آواز سن کر بانو کو تو کرنٹ ہی لگ گیا

زرینہ پانچ منٹ میں فریش جوس بھیجو۔ زمل مصروف آواز میں کہتی ہوئی چلی ہو گئی

زمل ٹی وہ لاؤنج میں صوفے پر لیپ ٹاپ کھولے کی بورڈ کے کچھ بٹنز دبا رہی تھی اور ایک ہاتھ سے تھوڑی تھوڑی دیر بعد جوس کا ایک گھونٹ لیتی لاؤنج میں ایک پچاس سال کے قریب سوٹ بوٹ پہنے آدمی اندر داخل ہوا

کیسی ہو زمل وہ مسکراتے ہوئے ہشاش بشاش لہجے میں بولتے ہوئے قریبی ایک صوفے پر بیٹھ گئے

جی ٹھیک ہوں وہ لیپٹاپ کی اسکرین کو دیکھتی ہوئی مصروف انداز میں بولی

کیسی رہی فلائٹ وہ پھر سے مسکراتے ہوئے بولے

اچھی تھی اس نے اب بھی اسکرین کو دیکھتے ہوئے جواب دیا تھا

بیٹا وہ بات کرنی تھی تم سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی سن رہی ہوں "زمل نے مصروف لہجے میں کہا"

شاہزیب۔۔۔شاہزیب یزدانی سے مل لیتی تم اسکا فون بھی نہیں اٹھاتی وقار فاروقی گلا کھنکھار کر بولے

کیوں؟ زمل نے ابرو اٹھا کر سوال کیا

وہ تم سے کوئی بات کرنا چاہتا ہے انہوں نے ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے کہا

میں اس سے بات نہیں کرنا چاہتی وہ ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے بولی تھی

زمل بیٹا تین سال ہو گئے ہیں بھول جاؤ اس بات کو وہ تمہارا اچھا دوست ہے اور اچھے دوست کو امتحان میں نہیں ڈالتے وقار فاروقی سمجھانے والے انداز میں بولے

www.novelsclubb.com

میں زمل فاروقی اپنی زندگی میں کسی چیز، کسی واقعے کو نہیں بھولتی وہ دوست تھا تو اسکو دھوکہ دینے سے پہلے سوچنا چاہئے تھا وہ ایک لفظ پر زور دیتی اٹھتے ہوئے بولی

ڈیڈ آپ کو میرے سے زیادہ لوگوں کی پرواہ ہوتی ہے میرے رویے سے کس کو تکلیف ملی آپ کو اسکی فکر ہوتی ہے، لیکن آپ کو کبھی اس چیز کی فکر نہیں ہوئی کہ کسی کے عمل نے مجھے کتنی

تکلیف دی۔اسکی آواز رندھی ہوئی تھی لیکن لہجے کا بھرم ویسا ہی تھا پھر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی

پیچھے وقار فاروقی یاسیت کے عالم میں کچھ دیر بیٹھے رہے

زمل اپنے کمرے سے نکلتے ٹیرس پر کھڑی تھی بچپن میں رات کے وقت یہاں سے وہ چاند کو گھنٹوں بیٹھ کر دیکھا کرتی تھی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ بہت سی ترجیہات بدل جاتی ہیں آج وہ چاند کو نہیں اپنے گھر کے لان کو دیکھ رہی تھی اور اپنی اداسی کو کافی کے کڑوے گھونٹ لیتی اپنے اندر ہی جذب کر رہی تھی کچھ دیر وہیں اداس کھڑے رہنے کے بعد

وہ اپنے کمرے میں چلی گئی بیڈ پر کہنیوں کے بل لیٹی لیپ ٹاپ پر کھٹا کھٹ کچھ ٹائپ کر رہی تھی جب اسے ای میل وصول ہوئی جس میں ایک جملہ لکھا تھا

زمل فاروقی ویلکم بیک ٹو پاکستان آپ کو اپنا کام دوبارہ سنبھالنے کی ضرورت ہے آپ کی آفس سے مزید غیر موجودگی سخت نقصان کا باعث بن سکتی ہے

اس اکاؤنٹ سے تین ماہ سے ہفتے میں ایک بار ای میل آتی تھی پہلے زمل امریکا میں تھی تو اسے لگتا تھا کہ یہ امریکا میں ہی کوئی ہے اور آج وہ پاکستان آئی تو وہ جانتا تھا۔ لیکن یہ کون ہے زمل نے کچھ

www.novelsclubb.com

دیراس بارے میں سوچا پھر نظرانداز کردیا وہ ایک مشہور بزنس وومن ہے ہوگا کوئی اسکے جاننے والوں میں

رات کے دو بج رہے تھے اور یہ رات کافی ویران تھی زمل اپنے بیڈ پر آنکھیں بند کئے نیم اندھیرے میں لیٹی تھی جب اسکی بند آنکھوں کے سامنے ایک پردہ چھایا

تین سال پہلے وہ اور شاہزیب یزدانی اسکا بیسٹ فرینڈ ایک بڑے سے ریسٹورنٹ میں تھے شاہزیب کافی پی رہا تھا اور ان دنوں زمل کو کافی پسند نہیں تھی تو وہ شیک پی رہی تھی

زمل مجھے یقین نہیں آرہا کہ ہماری شادی ہونے والی ہے وہ پرجوش انداز میں بولا اسکی خوشی آنکھوں سے جھلک رہی تھی

منگنی ہونے والی ہے "اس نے کچھ یاد کروایا"

ہاں لیکن منگنی کے بعد تو شادی ہی ہوگی ناوہ پرجوش تھا

تم مجھے پوری زندگی برداشت کرلوگے اس نے ابرو اٹھا کر سوال کیا

تم سے تو روز تھپڑ بھی کھالوں گا میں "وہ ہنستے ہوئے بولا"

www.novelsclubb.com

زمل بھی ہنس دی ہنستے ہوئے وہ بلا کی خوبصورت لگتی تھی وہ کچھ دیر ٹھہر کر اس کو دیکھے گیا

لاہور کی صبح خاصی گرم تھی سورج طلوع ہوئے کچھ ساعتیں بیت چکی تھی زمل آف وائٹ پینٹ کوٹ پہنے سنہرے بالوں کو اسٹریٹ کمر پر چھوڑے پاؤں میں چار انچ اونچی ہیل پہنے نک سک سی آفس جانے کے لئے تیار ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی وقار فاروقی کچھ دیر پہلے ہی آفس جا چکے تھے۔

کچھ دیر بعد وہ ایک اونچی عمارت فاروقی آرکیٹیکچرل فرم میں داخل ہوئی اور لفٹ میں چلی گئی۔ اس نے لفٹ میں موجود بٹن دبایا اور اس عمارت کے فورتھ فلور پر پہنچ گئی۔ اوپر بہت سارے کیبنز بنے تھے جہاں پر کچھ لوگ کام کرتے نظر آرہے تھے تین سال پہلے بھی یہ آفس ایسا ہی تھا اور اب بھی کچھ چہرے وہی شناسا تھے اور کچھ نئے چہروں نے اسکا استقبال کیا زمل سنجیدگی سے ان سب کو دیکھتی ہوئی آگے بڑھ گئی اس کے پیچھے ایک سیاہ پینٹ کوٹ پہنے بالوں کو اونچی پونی میں قید کیے چشمہ لگائے اسکی پی اے جویریہ چل رہی تھی تین سال پہلے بھی یہی پی اے تھی زمل امریکا سے آفس کا کام دیکھتی تھی تو جویریہ اسکو ڈیٹیلز بھیج دیتی تھی وہ ایک آفس کے اندر

www.novelsclubb.com

چلی گئی جہاں ہیڈ چیئر پر وقار فاروقی بیٹھے تھے اور ان کے سامنے کرسی پر دراز قد چوڑی پشت والا مسکرا کر بات کرتا ہوا نوجوان شاہزیب یزدانی زمل اسکو دیکھ کر ٹھٹھکی تھی لیکن پھر سنبھل گئی وہ زمل کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا

کیسی ہو زمل ؟ وہ مسکراتے ہوئے بولا

ٹھیک ہوں وہ اپنی زہین ہیزل براؤن آنکھوں سے اسکا سر تا پیر معائنہ کرتے ہوئے بولی وہ زرا نہیں بدلا تھا اسکی ڈریسنگ سینس سے لیکر اسکی باڈی لینگویج تک ویسی ہی تھی رف، لاپرواہ سی جیسے تین سال پہلے تھی البتہ زمل کافی بدل چکی تھی پہلے سے زیادہ بارعب اور ڈیشنگ پرسنیلٹی۔

کیوں آئے ہو یہاں ؟اس نے چند لفظوں میں سوال کو سمیٹا

بات کرنے آیا ہوں وہ پر اعتماد لہجے میں بولا

مجھے تم سے بات نہیں کرنی کہتے ہوئے وہ گھوم کر وقار فاروقی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی

زمل پلیز چند منٹ دے دو وہ التجائیہ انداز میں بولا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اوکے پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس کہو اور چلتے بنو" لہجے میں بے زاریت نمایاں تھی زمل نے" ایک دراز میں سے لیپ ٹاپ نکالا اور ٹیبل پر رکھتے ہوئے آن کیا

کیا ہم پہلے کی طرح دوست نہیں رہ سکتے اسکا لہجہ تھکن زدہ تھا

دوست ؟ دوستی کا مطلب بھی آتا ہے تمہیں

میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا۔اسکی آنکھوں میں سچائی کی رمق تھی زمل نے ایک نظر اسکی آنکھوں کو دیکھا پھر نظروں کا رخ لیپٹاپ کی اسکرین کی طرف کیا

تین سال میں تم کچھ نہیں کر سکے اب کیا کرو گے وہ اسے شاید گزرا ہوا وقت یاد کروانا چاہتی تھی

تم معاف کر دو تو سب ٹھیک ہو جائے گا اسکے انداز میں ایک حسرت تھی اور زمل کو یہ انداز برا لگتا تھا

www.novelsclubb.com

اور میں زمل فاروقی کسی کو معاف نہیں کرتی وہ اسکی طرف دیکھے بغیر بولی

خدا بھی معاف کر دیتا ہے زمل تم کیوں اتنی سنگدل ہو ؟ وہ سنجیدہ لہجے میں بولا

کیونکہ میں خدا نہیں اور تم سے اتنی محبت نہیں کرتی جتنی خدا اپنے بندوں سے کرتا ہے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی تھی

زمل تم بھول کیوں نہیں جاتی اس واقعے کو میں نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا تھا

میں اپنی زندگی میں ایسی چیزوں اور واقعات کو نہیں بھولتی جن سے مجھے تکلیف پہنچی ہو ایک لمحے کو توقف

اب تم جا سکتے ہو

میں بار بار آؤں گا اسکا انداز تھکا تھکا سا تھا وہ کہتے ہوئے چلا گیا

اسکے جانے کے بعد آفس میں گہری خاموشی چھا گئی وقار فاروقی کچھ کہنے کے لئے الفاظ تلاش کرنے کی کوشش میں تھے

بیٹا تم اسے معاف کر دو وہ اس کے جانے کے کچھ دیر بعد انتہائی نرم لہجے میں بولے

www.novelsclubb.com

معاف کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا ڈیڈ وہ سنجیدہ لہجے میں بولی

معاف نہیں کرو گی تو سلگتی رہو گی وہ سمجھانے کے انداز میں بولے

مجھے قبول ہے جھٹ سے جواب

کس کس سے ناراض رہو گی؟ وہ پریشان تھے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں تو خود سے ہی ناراض ہوں ڈیڈ" کہتے ہوئے اس نے لیپ ٹاپ پر کھڑی ہو کر ہی کچھ "
انگلیاں چلائی اور پھر انٹر کام اٹھا کر کچھ کہا

وقار فاروقی غمزدہ بیٹھے تھے

شاہزیب یزدانی آفس سے باہر نکلا اور اپنی سیاہ بڑی گاڑی کی طرف چل دیا وہ بلیو جینز پر بلیک ٹی شرٹ پہنے بالوں کو ماتھے پر بکھیرے دراز قد لڑکا اچھا لگتا تھا۔دھوپ کی وجہ سے اسکی آنکھیں چندھیا گئیں تھیں وہ گاڑی میں بیٹھا ہلکا سا میوزک لگا یا اور کار زن سے بھگا لے گیا کچھ دیر بعد گاڑی ایک بڑے سے گھر کے پورچ کے سامنے رکی اور شاہزیب گھر کے اندر چلا گیا جہاں لاؤنج میں مہنگے کپڑوں میں زینت بیگم بیٹھی تھیں اسکی ماں

تمہارے ڈیڈ نے کہا ہے کہ کچھ دیر میں آفس پہنچو زینت یزدانی شاہزیب کو اندر آتا دیکھ کر پیغام پہنچانے والے انداز میں بولی۔۔۔

مجھے نہیں جانا آفس وہ غصے میں کہتا ہوا اپنے کمرے کی طرف چل دیا آج اسکا ارادہ خود کو کمرے میں بند کر لینے کا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اونہوں نے اس کو جاتا دیکھ کر ٹھنڈی آہ بھری اور موبائل میں مصروف ہو گئی وہ ایک سوشلائٹ تھی اور اکثر سوشلائٹ عورتوں کی طرح ان کے پاس بھی اپنے گھر کو دینے کے لئے وقت نہیں تھا کچھ دیر بعد وہ گھر سے نکلیں گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھیں اور عورتوں کی ایک کٹی پارٹی کی طرف چل دیں۔۔۔۔

شاہزیب اپنے کمرے میں ایک سائیڈ پر کھڑکی کے قریب رکھے کینوس کے سامنے کھڑا کافی دیر سے کچھ پینٹ کر رہا تھا اسکی سیاہ ٹی شرٹ پر جگہ جگہ رنگ لگے ہوئے تھے آنکھوں میں تکلیف واضح نظر آتی تھی وہ جب بھی تکلیف میں ہوتا تو پینٹ کرتا اور تکلیف میں کیا گیا کام تو آرٹ بنتا ہے ہم جب بھی تکلیف میں ہوتے ہیں تو درد کو شوق میں بانٹ لینا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد اس نے اپنے مکمل ہو چکے آرٹ کو دیکھا کینوس پر ایک تصویر تھی اس کی خیالات کی تصویر وہ زمل کی ایک تصویر تھی جس میں وہ زیر لب مسکرا رہی تھے اسکی ہیزل براؤن آنکھوں میں شاہزیب یزدانی کا عکس بھی تصویر میں نظر آتا زمل کے پیچھے ایک دیوار گیر کھڑکی تھی جس کی پار تیز ہواؤں کا شور تھا شاہزیب نے کینوس پر لگی تصویر کو اداس مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا اور بیڈ پر گرنے کے انداز میں لیٹ گیا شاہزیب ایک بہت اچھا آرٹسٹ تھا لوگ کہتے تھے کہ وہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آرٹ میں جان ڈال دیتا ہے بہت سے لوگ اسے پورٹریٹ بنانے کا کہتے تھے لیکن وہ آج تک زمل کے علاوہ کسی چہرے کو پینٹ نہیں کر سکا وہ اس کے علاوہ قدرتی چیزوں کو رنگوں کے ذریعے اپنے کینوس پر اتارتا تھا اور لوگ اس کی پینٹنگز خریدنے کے لئے لائنوں میں لگے رہتے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہزیب آنکھیں موندے لیٹا تھا جب اسکے زہن کے پردوں پر ایک منظر لہرایا

وہ اور زمل ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے وہ اس کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی

؟اچھا بتاؤ نہ اب کیا پینٹ کروں

میرا چہرہ"اس نے دو لفظی جواب دیا"

تمہارا چہرہ"؟اس نے سوالیہ پوچھا"

کیوں میرا چہرہ پیارا نہیں؟اس نے کسی ادا سے پوچھا تھا

بہت پیارا ہے لیکن آج تک کسی چہرے کو رنگوں کے ذریعے کینوس پر نہیں اتارا میں نے

چلو پھر میرا پورٹریٹ بناؤ وہ پرجوش سی بولی تھی

؟اوکے کوشش کروں گا لیکن اگر میں تمہارا پورٹریٹ نہ بنا سکا تو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تومیں تم سے شادی نہیں کروں گی اس نے اپنا فیصلہ سنایا

کوشش کروں گا

اوکے جب تم بنالوگے تو میں دیکھنے آؤں گی پرامس

اوکے اس نے زیرلب کہالیکن وہ الجھ سا گیا تھا

اس نے آنکھیں کھولی اور چھت پر لٹکتے فانوس کو دیکھا

زمل اس دن کے بعد تمہارے کتنے منظر میں اپنے کینوس پر اتار چکا ہوں لیکن ایک تم ہو دیکھنے تک نہیں آئی وعدہ خلافی تو تم نے بھی کردی_______

زمل نے آج بہت سارا کام کیا تھا کئی ماہ بعد وہ دوبارہ آفس آئی تھی کچھ میٹنگز اٹینڈ کیں اور کچھ ڈیٹیلز چیک کیں اب وہ فائینلی فارغ ہو کر گھر جارہی تھی

وہ گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھی اپنی ہیزل براؤن زہین سنہری آنکھوں سے لاہور کی سڑکوں کو بھاگتے ہوئے دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر سڑک کے درمیان ایک ہجوم پر پڑی ڈرائیور نے ٹریفک کی وجہ سے گاڑی روک دی

یہاں کیا ہوا ہے؟ زمل نے اپنے ڈرائیور سے پوچھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔میم لگتا یہاں کوئی ایکسیڈنٹ ہوا ہے

؟جائے دیکھے کچھ ہیلپ کر سکتے ہیں ہم

ڈرائیور اثبات میں سر ہلاتا گاڑی سے اترا کچھ دیر بعد وہ دوبارہ بھاگتا ہوا آیا میم کافی جوان لڑکا ہے اسکا سر گاڑی کی ڈیش بورڈ سے لگا جس کی وجہ سے کافی خون بہہ رہا ہے شاید گاڑی کسی ٹرک سے ٹکرائی ہے کوئی اسے ہاسپٹل نہیں لے کر جا رہا

اچھا آپ اسے گاڑی میں بیٹھائیں اور جلدی سے ہاسپٹل لے کر چلیں

کچھ دیر بعد وہ لڑکا گاڑی کی پچھلی نشست پر زمل کے دائیں طرف بیٹھا تھا اس کے سر سے کافی خون بہہ رہا تھا اس لڑکے کے بال بڑے تھے جو کہ شاید اس نے شوق سے رکھے تھے اور اس پر سوٹ کر رہے تھے وائٹ ٹی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پہنے پاؤں میں سفید جوگرز پہنے ہوئے ہوئے ایک جوگر شاید اسکی گاڑی میں ہی کہیں گر گیا تھا اور ایک اس کے پاؤں میں تھا ہلکی بڑھی ہوئی شیو وہ کافی خوبصورت تھا

گاڑی تیز چلائے بہت خون بہہ رہا ہے اسکا زمل نے عجلت میں ڈرائیور کو کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ دیر بعد وہ ایک ہاسپٹل روم کے باہر کھڑی تھی اسکے کوٹ پر بھی کہیں کہیں خون کے نشان لگے تھے

اندر سے ایک ڈاکٹر نکلا اور زمل کی طرف بڑھا

آپ پیشنٹ کی کیا لگتی ہیں

میں دوست ہوں پیشنٹ کی زمل نے کچھ دیر سوچ کر کہا

اچھا پھر آپ ان کی فیملی کو فون کر دیں یہ پولیس کیس ہے تب تک ہم پولیس کو انفارم کر دیتے ہیں

کیا مطلب آپ نے علاج شروع نہیں کیا؟ اسکا بہت خون بہہ چکا ہے اگر آپ نے علاج شروع نہیں کیا تو مسئلہ ہو سکتا ہے

میڈم ہمیں ہماری ڈیوٹی نہ سکھائیں

تو آپ ایسے نہیں مانے گے کہتے ہوئے اس نے فون پر ایک نمبر ڈائل کیا

رات کے گہرے سائے پوری زمین پر پھیل چکے تھے اور زمل ہاسپٹل کے ایک کمرے میں اس لڑکے کے سامنے بیٹھی تھی

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

؟کیانام ہے تمہارا

ہیزام۔۔۔۔ہیزام سلیمان "اس کی آواز میں نقاہت تھی سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی بازو پر بھی " ایک دو فریکچر آیا ہوا تھا اس نے اپنی ہلکی سی آنکھیں کھول کر زمل کو دیکھتے ہوئے کہا اسکی آنکھوں کا رنگ سرمئی تھا

؟تم ڈاکٹر سلیمان کے بیٹے ہو

جی ظاہر ہے میں ہیزام سلیمان ہوں تو میرے فادر کا نام سلیمان ہی ہو گا لہجے میں بے زاریت نمایاں تھی

میرا مطلب تمہارے فادر یعنی ڈاکٹر سلیمان سے میں سیشنز لیتی تھی وہ مجھے بہت اچھے سے جانتے ہیں

سیشنز؟یعنی تم سائیکو ہو اس نے دل میں کہا تھا

تم تو امریکا میں رہتے تھے کئی سالوں سے

جی ابھی ایک ماہ ہوا پاکستان آیا ہوں

؟کیا ہوا تھا تمہیں

پتہ نہیں پاکستانی لوگ کیسے ڈرائیو کرتے ہیں وہ چڑ چڑے انداز میں بولا زمل زیر لب ہنسی تھی

اچھا میں چلتی ہوں ڈاکٹر سلیمان کو میں کال کردوں گی وہ تمہیں دیکھ لیں گے میرا کام اتنا ہی تھا

زمل اٹھتے ہوئے بولی

سنیں "اسکی آواز سے تکلیف کا اندازہ کیا جاسکتا تھا"

زمل نے مڑ کر دیکھا

آپ کچھ دیر بیٹھ جائیں

جی؟

میرا مطلب ہے آپ پاپا کو کال کردیں جب تک پاپا نہیں آتے آپ ادھر ہی رک جائیں

زمل نے کچھ دیر سوچا پھر سر اثبات میں ہلایا

اس نے اپنے فون پر ایک نمبر ڈائل کیا اور کچھ دیر بات کرنے کے بعد وہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی

کیا کرتی ہیں آپ؟

میں فاروقی آرکیٹیکچرل کمپنی کی سی۔ای۔او ہوں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اوہ مس زمل فاروقی؟وہ نیم بندھ آنکھوں سے مسکرایا تھا

آپ کو کیسے پتہ زمل نے سوال کیا وہ تم سے آپ پر کیسے آئی اسے خود بھی نہیں پتا تھا

میڈم اس کمپنی کی صرف ایک ہی سی ای او ہے

زمل ہلکا سا مسکرائی

؟ویسے آپ سچ بول رہی ہیں

؟میں جھوٹ کیوں بولوں گی

میں نے سنا ہے کہ زمل فاروقی بہت مغرور غصے والی ہیں کوئی ان کے سامنے مرتا ہے تو مر جائے

ان کو پرواہ نہیں ہوتی

www.novelsclubb.com

زمل کو یہ سن کر دھچکا لگا تھا یہ آپ نے کس سے سنا ہے

آں۔۔۔۔۔تم سے آپ

۔میڈم لوگ اپنے باس کی اچھائی سے زیادہ برائی بیان کرتے ہیں

وہ لوگ میری پیٹھ پیچھے برائی کرتے ہیں جن کی اوقات نہیں کہ وہ میرے منہ پر کچھ کہہ سکیں

اسکا لہجہ مغرورانہ تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کچھ دیر اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا جب زمل کے سوال پر چونکا

ایک منٹ آپ کو پاکستان میں صرف ایک مہینہ ہوا ہے اور آپ کو میرے بارے میں اتنی انفارمیشن؟ اس نے جانچتی نظروں سے دیکھا

آپ مشہور لوگوں میں سے ایک ہیں تو۔۔۔۔۔۔۔وہ کہتے کہتے رکا اس نے جملہ آدھا چھوڑ دیا

میرا بزنس کی دنیا میں ایک نام ہے لیکن میں کوئی سلیبرٹی نہیں ہوں

میڈم میں جاب ڈھونڈ رہا ہوں تبھی مجھے آپ کے بارے میں کافی خبریں ملی ہیں

؟آپ کو جاب کی کیا ضرورت ڈاکٹر سلیمان کی تو کئی فیکٹریز بھی ہیں ناں

میرے پاپا کو لگتا ہے کہ انسان کوٹرے میں رکھ کر کچھ ملے تو وہ اسکی قدر نہیں کرتا سو پہلے مجھے دھکے کھانے کی ضرورت ہے۔

زمل اس کی بات پر ہنس دی تھی

؟تو آپ مجھے جاب آفر نہیں کریں گی

نہیں! دوٹوک انداز

کیوں؟ وہ ہٹ دھرمی والے انداز میں بولا

www.novelsclubb.com
WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیونکہ میں پروفیشنل معاملات ہاسپٹل میں ایک مریض جو کہ بیڈ پر لیٹا ہو اس سے ڈسکس نہیں کرتی اس نے سنجیدگی سے کہا

اس نے کچھ کہنے کے لئے لب کھولے جب کمرے میں ایک دراز قد آدمی داخل ہوا جو بڑھتی عمر کے باوجود بھی فٹ تھا اور سر کے چند ایک بالوں کے علاوہ تمام بال سیاہ تھے

؟اسلام علیکم ! زمل بیٹا کیسی ہیں آپ

جی میں ٹھیک ہوں آپ کے سامنے

ابھی تو آپ کا لاڈلا بستر پر لیٹا ہے اس سے پوچھ لیں ہیزام سلیمان جلے کٹے لہجے میں بولا

ہیزام کی بات سن کر سلیمان صاحب اس کی طرف متوجہ ہوئے

برخوردار تم نے تو میری جان نکال دی تھی کیسے ہو تم کیا ہوا تھا تمہیں وہ ایک ہی ساتھ کئی سوال کر گئے

بس رہنے دیں اتنی بھی آپکو میری کوئی فکر نہیں

اب وہ دونوں باپ بیٹا باتیں کر رہے تھے ہیزام اپنے باپ کو نخرے دیکھا رہا تھا زمل کچھ دیر وہیں کھڑی رہی آنکھوں کے سامنے ایک منظر لہرایا

www.novelsclubb.com

وہ گیارہ سالہ ایک چھوٹی سی بچی جس کی آنکھیں ہیزل براؤن تھیں بستر پر نقاہت زدہ سی لیٹی تھی

دادو پلیز ڈیڈ کو بلائیں چھوٹی بچی کی آواز رندھی ہوئی تھی

بیٹا وہ آفس میں ہیں

دادو آپ ان کو بتائیں کہ میں بیمار ہوں

بیٹا میں کال کروں گی تو غصہ کرے گا تم یہ دوائی کھاؤ

۔مجھے نہیں کھانی زمل نے غصے سے کہا

زمل ضد نہیں کرو دادو پیار بھرے انداز میں بولی تھیں

ڈیڈ آئے گے تو پیو گی

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد کمرے میں ایک دراز قد آدمی اندر داخل ہوا

زمل تم نے کیوں میڈیسن نہیں لی میں تمہارے لئے اپنی امپورٹنٹ میٹینگز چھوڑ کر نہیں آ سکتا

آئیندہ اگر تم نے تنگ کیا تو میں تمہیں اور دادو کو امریکا بھیج دوں گا۔وہ آدمی کافی دیر بولتے رہنے

کے بعد بغیر اس کی سنے وہاں سے چلا گیا چھوٹی سی زمل کے آنسو بہتے جا رہے تھے دادو کافی

پریشان ہو گئی تھیں اور زمل تو جیسے اب کبھی بولے گی ہی نہیں وہ بے آواز روتی رہی

زمل بیٹا بیٹھو ڈاکٹر سلیمان کی آواز اسکو ماضی کی بدترین یادوں سے نکال کر لے آئی

؟زمل ایک دم چونکی جی

بیٹا بیٹھو

نہیں! ڈاکٹر مجھے لیٹ ہو رہی ہے میں چلتی ہوں وہ ایک منٹ بھی ضائع کیے بغیر وہاں سے چلی

گئی

زمل جب گھر پہنچی تو رات کافی ہو چکی تھی وہ ٹی وی لاؤنج تک آئی لیکن وہاں کوئی نہیں تھا سوائے

بانو کے

تم گئی نہیں ابھی؟ زمل اسے دیکھ کر حیران ہو گئی تھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں جی اب میں اور اماں سرونٹ کوارٹر میں رہیں گے

?ڈیڈ نہیں آئے ابھی گھر

جی صاحب آئے تھے لیکن اونہوں نے کہا تھا کہ وہ ڈنر پر جارہے ہیں آپ جلدی سو جائے گا

۔باجی آپ کے کوٹ پر نشان۔۔۔۔۔۔۔وہ آدھی بات کہہ کر چپ ہو گئی

زمل نے اپنے کوٹ کو دیکھا جہاں خون کے کچھ قطرے تھے اور جلدی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی

کچھ دیر بعد زمل رف ٹراؤزر شرٹ پہنے بالوں کو رف جوڑے میں باندھے اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی جب ایک خیال آنے پر ہیزام کی باتوں پر مسکرادی اور شاہزیب سے ملاقات تو اس کے ذہن سے محو سی ہو گئی تھی کچھ لوگ ہوتے ہیں نہ جن سے اتنی مثبت ۔شعاعیں آتی ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے سے آپ زندگی کے مسائل اور دکھ بھول سے جاتے ہیں

صبح فجر کی اذان کی آواز ہیزام سلیمان کے کانوں میں پڑی اس نے آنکھیں کھولی تو خود کو ہاسپٹل کے کمرے میں موجود دیکھ کر کافی بیزار ہوا۔وہ اٹھنا چاہتا تھا لیکن ٹیک لگا کر بیٹھتے ہی اسے بہت

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

براچکر آیا تھاوہ آرام سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیااور آنکھیں بند کیے گہرے سانس لینے لگاوہ ہاسپٹل کے کمرے میں اکیلا تھا۔ سلیمان صاحب کو وہ رات کو ہی زبردستی گھر بھیج چکا تھا کہ اسے بیماروں کی طرح خدمت کروانا اچھا نہیں لگتا تھا۔

سورج طلوع ہوئے کچھ ہی وقت ہوا تھا جب وہ جاگی تھی وہ کچھ ہی دیر میں تیار ہو کر آفس پہنچ گئی تھی آج وہ وقار فاروقی سے پہلے ہی آفس پہنچ گئی تھی اور جاتے ساتھ ہی کام میں مصروف ہو گئی۔

شاہزیب یزدانی جب جاگا تو سورج طلوع ہوئے کچھ دیر ہو چکی تھی اٹھ کر موبائل چیک کیا اور پھر بستر پر لیٹے لیٹے ہی نجانے کتنا وقت ضائع کیا

ہیزام سلیمان کے ایک ہاتھ پر ڈرپ لگی ہوئی تھی وہ ہاسپٹل کے کمرے کی چھت کو دیکھ رہا تھا جو بالکل سفید تھی جب دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا وہ کوئی سترہ سالہ لڑکی تھی کالج یونیفارم میں ملبوس بالوں کو پونی میں قید کئے اور سامنے کے بال لٹوں کی صورت میں ماتھے پر بکھیرے وہ گول مٹول گالوں والی جنت سلیمان ہیزام کے پاس آکر رکی

بھائی کیا ہوا تھا آپ کو؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میری گڑیا آہی گئی مجھ سے ملنے۔ہیزام اسے دیکھ کر مسکرایا تھا

بھائی آپ کو توکافی زیادہ چوٹیں آئی ہیں

ہیزام مسکرایا

؟کالج جانے میں کتنی دیر ہے

پندرہ منٹ لیکن میں نے نہیں جانا اس نے منہ پھلاتے ہوئے کہا

بری بات چھوٹی بچی نہیں ہو تم

بھائی آپ کو ہوا کیا تھا

کچھ نہیں ہوا تھا

آپ گھر کب آجائیں گے

شاید ایک دو دن میں

ٹھیک ہے میں آپ کے لئے فرائز بناؤں گی جنت کو صرف فرائز ہی بنانی آتی تھی اور اسکی لو

لینگویج فرائز بنا کر کھلانا تھی

www.novelsclubb.com

کچھ اور بھی سیکھ لو بنانا

آپ سیکھائیں گے تو سیکھ لوں گی

ویسے بھائی آپ کی ساری پر سنیلٹی کی واٹ لگ گئی ہے ہاسپٹل کے کمرے میں اور ان کپڑوں میں

چلو جاؤ کالج سے لیٹ ہو جاؤ گی اس نے مصنوعی غصہ دیکھاتے ہوئے کہا

اوکے میں چھٹی کے بعد آؤں گی

اوکے وہ مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گیا

جنت سلیمان ہاسپٹل سے نکلی گاڑی کی پچھلی نشست پر بیٹھی اور کالج کی طرف چل دی

ہیزام نے سائیڈ پر رکھا لیپ ٹاپ اٹھایا جو اس نے جنت سلیمان سے منگوایا تھا اور اب اس پر کچھ انگلیاں چلانے لگا

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شاہزیب یزدانی دوپہر سے کچھ دیر پہلے تیار ہوا اور اپنے باپ شعیب یزدانی کے آفس کی طرف چل دیا وہ آفس پہنچا تو کسی کو ہیلو بولتا اور کسی کو سمائل پاس کرواتا لیکن وہ یہاں کام کرنے نہیں ۔بلکہ یہاں ایمپلائز کو بتانے آتا کہ میں کون ہو

ابھی وہ شعیب یزدانی کے آفس کی طرف بڑھنے لگا تھا جب کاؤنٹر پر بیٹھی لڑکی نے روک دیا

سر آپ اندر نہیں جاسکتے باس میٹینگ میں ہیں اس نے پروفیشنل انداز میں کہا

؟تمہیں پتا ہے کہ میں کون ہوں

جی سر آپ شاہزیب یزدانی ہیں اس نے معصومانہ انداز میں جواب دیا

میں شعیب یزدانی کا اکلوتا بیٹا ہوں اس کمپنی کا دوسرا مالک جب آفس جوائن کروں گا تو سب سے پہلے تمہیں یہاں سے نکالوں گا

وہ گھبرا گئی تھی اور اب چاہ کر بھی اسے روک نہ سکی

جبکہ وہ مسکرا کر اندر کی طرف بڑھ گیا

جب وہ آفس کے اندر داخل ہوا تو فربہہ جسم والے شعیب یزدانی کسی نوجوان سے بات کر رہے تھے اور وہ ان کو غور سے سن رہے تھے

www.novelsclubb.com

شاہزیب اندر آکر ان دونوں کو دیکھ کر مسکرایا پھر اس لڑکے کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا

ڈیڈ مجھے آپ سے بات کرنی ہے

خاور تم جاؤ تھوڑی دیر بعد آنا وہ پروفیشنل انداز میں مسکرایا اور پھر اٹھ گیا

؟کیا بات کرنی ہے

ڈیڈ مجھے چند پیسے چاہیئے

؟کس لئے

میں آرٹ ایگزیبیشن آرگنائز کر رہا ہوں

تو یہ طے ہے کہ تم میری دولت اپنے اس فضول شوق میں جھونکو گے

ڈیڈ! یہ فضول شوق نہیں ہے اور رہی بات پیسوں کی وہ میں آپ کو واپس کر دوں گا

؟شاہزیب تم اس طرح کتنا کما لو گے

ڈیڈ مجھے ہر پینٹنگ کا اچھا معاوضہ ملے گا

لیکن اس سے تم لگژری لائف نہیں گزار سکتے

www.novelsclubb.com

؟آپ نے مجھے پیسے دینے ہیں یا نہیں

نہیں! دوٹوک انداز

۔ٹھیک ہے میں آپ کو بتانے آیا تھا کہ وہ اٹھ کر ان کے سامنے کھڑا ہو گیا

کہ آپ کا کارڈ میرے پاس ہے زیادہ بل آئے تو گھبرائیے گا مت وہ مسکرا کر بولا اور چلا گیا

اور شعیب یزدانی ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئے

زمل لنچ بریک میں ہاسپٹل ہیزام سے ملنے آگئی تھی

جب وہ ہاسپٹل کے ٹھنڈے کمرے میں داخل ہوئی تو ہیزام سلیمان لیپ ٹاپ پر کھٹا کھٹ کچھ

ٹائپ کر رہا تھا اسکو دیکھ کر مسکرایا تو وہ اندر آئی اس نے بلیک سلک شرٹ کے ساتھ بلیک ہی جینز

پہن رکھی تھی پاؤں میں اونچی ہیلز بالوں کو آزاد کمر پر چھوڑے وہ آج بھی حسین لگ رہی تھی وہ

متوازن چال چلتی ہوئی اسکی قریب آرہی تھی ہاسپٹل کے ٹھنڈے فرش سے اسکی ہیل کی

ٹکرانے کی آواز پیدا ہوتی تھی

زمل کو ہیزام کل کی نسبت کافی بہتر لگا تھا اور نفاست پسند بھی

کیسے ہیں آپ زمل اسکے قریب آکر بولی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اللہ کا شکر ہے آپ بتائیں

وہ مسکرائی

ویسے آپ جیسے مصروف ترین لوگوں کے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ ہم جیسے لوگوں کو ہاسپٹل میں دیکھنے آجائیں وہ دلچسپی سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

اس نے اپنی ہیزل براؤن آنکھیں جھپکائیں اور مسکرائی

مسٹر ہیزام سلیمان میں اتنی بے حس نہیں ہوں جتنا آپ نے سمجھا ہوا ہے

وہ کھل کر مسکرایا

ویسے مصروف تو آپ بھی تھے اسکا اشارہ لیپٹاپ کی طرف تھا

www.novelsclubb.com

میں جاب ڈھونڈ رہا ہوں آپ نے تو انکار کر دیا اب کہیں تو ٹرائے کرنا پڑے گا اسکا انداز ہلکا سا طنزیہ تھا جیسے وہ بچپن کے دوست ہوں اسکا قصور نہیں تھا یہ اسکی نیچر تھی دوستانہ

آپ ٹھیک ہو جائیں تو میرے آفس چکر لگا لیں شاید مل جائے آپ کو جاب اسکے انداز میں کچھ ایسا تھا کہ ہیزام کھل کر مسکرایا

بیٹھیں نا پلیز۔اس نے ہاتھ کے اشارے سے کہا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نہیں میں اب چلتی ہوں بس آپ کی خیریت پوچھنے آئی تھی

ہیزام سر کے خم سے مسکرا کر اجازت دی

زمل مسکرا کر جانے کے لئے مڑ گئی ہیزام اسکی کمر پر اسکے سنہری بالوں کو دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ کمرے سے باہر چلی گئی

اس کے جانے کے بعد بھی ہیزام ہاسپٹل کے کمرے میں اسکی خوشبو کو محسوس کر سکتا تھا جانے کتنے لمحے وہ دروازے کو دیکھتا رہا جہاں سے وہ ابھی گئی تھی پھر سر جھٹک کر دوبارہ کام میں مشغول ہو گیا

آفس میں زمل کی ایمپلائز کے ساتھ ایک میٹنگ تھی تو وہ کانفرنس روم میں تمام ایمپلائز کے سامنے کھڑی سلائیڈ پروجیکٹر کی اسکرین پر ایک سرمئی عمارت دکھا رہی تھی اور ہاتھ کے اشارے سے کچھ بولتی جا رہی تھی وقار فاروقی بھی ان سب میں بیٹھے اسے سن رہے تھے وہ تین سال پہلے بھی ایسے ہی بولا کرتی تھی اور لوگ اسکو سنا کرتے تھے اور اب تو اسکی زات میں پہلے سے بھی زیادہ رعب محسوس ہوتا تھا ٹھہراؤ اسکی زات کا حصہ بن گیا تھا جو تین سال پہلے نہیں تھا وہ پہلے سے زیادہ سمجھدار ہو گئی تھی وقار فاروقی اسے ایسے دیکھ کر بہت خوش ہوتے تھے لیکن دل میں تکلیف بھی ہوتی تھی کہ وہ اسے ایسے وقت نہیں دے سکے جیسے دینا چاہیے تھا دو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھنٹے کے بعد میٹینگ اختتام کو پہنچی تو وہ اور وقار فاروقی اپنے اپنے آفس کی طرف بڑھے پیچھے باقی ایمپلائز بھی اپنے کیبنز کی طرف بڑھنے لگے

یار مس زمل فاروقی کتنا پیارا بولتی ہیں نا ایک نئی لڑکی تھی جویریہ کے ساتھ چلتے ہوئے پر جوش انداز میں بولی

ہاں جب تمہاری بے عزتی کریں گی تب بھی پوچھوں گی کہ کتنا پیارا بولتی ہے؟ جویریہ کا لہجہ طنزیہ تھا

لیکن ان کی میٹنگ کے بعد موٹیویشن آگئی ہے وہ لڑکی پھیکی سی ہو کر بولی

ہاں موٹیویشن تو آجاتی ہے لیکن میڈم مغرور بہت ہیں وہ اسے انفارم کرتے ہوئے بولی

؟یار یہ امیر لوگ اتنے مغرور کیوں ہوتے ہیں

ان کی مجبوری ہوتی ہے "جویریہ مصروف انداز میں چلتی ہوئی بولی"

کیا مطلب"؟وہ چونک گئی تھی"

چھوڑو "جویریہ اسے وہیں چھوڑ کر آگے کی طرف بڑھ گئی اور وہ بیچاری لڑکی ادھر کھڑی ہو کر" اسکی بات سوچنے لگی

www.novelsclubb.com

ہیزام سلیمان ہاسپٹل کے کمرے میں لیٹا لیٹا اکتا گیا تھا نرس نے اسے ایک اور ڈرپ بھی لگا دی تھی اور اب وہ بس گھر جانا تھا جب کمرے میں چلبلی سی لڑکی داخل ہوئی ہیزام اسکو دیکھ کر مسکرایا

جنت سلیمان نے زنک کلر کی شلوار قمیص پہن رکھی تھی کندھوں تک آتے سیاہ بالوں کو کھولا ہوا تھا اور دوپٹہ گلے میں مفلر اسٹائل میں لیا ہوا تھا

بھائی کیسے ہیں آپ؟ دیکھیں میں آپ کے لئے کھانا لے کر آئی ہوں وہ مسکراتے ہوئے اسکے پاس آئی اور کھانے کا ٹفن سائیڈ پر پڑے ٹیبل پر رکھا

ویسے بڑی بے مروت ہو تم جنت "ہیزام جلے کٹے انداز میں بولا"

میں نے کیا کیا ہے بھائی"؟ وہ حیران ہوتے ہوئے بولی"

اب وہ کھانا نکال رہی تھی

یار میں بور ہو گیا ہوں اور تمہارے پاس فرصت نہیں کہ میرے پاس بیٹھی رہو" ہاسپٹل کے" اس کمرے میں اسکا موڈ کافی سڑا ہوا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تو آپ کو یہ سوپ پینا چاہیے جو پاپا نے آپ کے لئے بنایا ہے تاکہ آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں اور گھر جا سکیں وہ ایک باؤل میں چمچ ہلاتے ہوئے بولی

دیکھا پاپا کتنا پیار کرتے ہیں، تمہیں تو کالج جانے کی پڑی ہوئی تھی

بھائی اتنی بھی آپ کو چوٹ نہیں لگی کہ میں کالج سے چھٹی کر لوں اور آپ کو ویسے بھی اچھا نہیں لگتا اگر آپ کو بیمار سمجھیں تو،اس نے جیسے کچھ باور کروایا اب وہ سوپ کو چمچ میں بھر کر ہیزام کے منہ میں ڈال رہی تھی

باقاعدہ سر پھٹا ہے میرا اور بازو میں بھی فریکچر آیا ہے وہ حیران ہوتے ہوئے اسے بتانے لگا

تم مجھ سی پیار ہی نہیں کرتی وہ مصنوعی ناراضگی چہرے پر سجاتے ہوئے بولی

میں آپ سے بہت پیار کرتی ہوں آپ کو یقین کیوں نہیں آتا

کیونکہ تمہاری شکل ہی یقین کے قابل نہیں وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا

اور وہ ہاتھ کا مکا بنا کر اسکے بازو پر مارنے لگی

ظالم لڑکی اپنے اکلوتے بھائی کو مارتے ہوئے شرم نہیں آتی تمہیں ؟ وہ معصوم بنتے ہوئے بولا

نہیں"! اس نے بھی دوٹوک جواب دیا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب وہ دونوں باتیں کر رہے تھے اور کمرے کا بورنگ ماحول انٹرٹینمنٹ میں تبدیل ہو چکا تھا

یزدانی ہاؤس مکمل خاموشی میں ڈوبا تھا شاہزیب گھر آتے ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھا اور اپنی

وارڈروب میں سے پینٹنگز نکالنے لگا جن پر خاکی کاغذ لگا ہوا تھا اب وہ باری باری ان کو گاڑی میں

رکھ رہا تھا وہ بہت خوش تھا وہ اپنی آرٹس کو پہلی بار ایگزیبیشن کے لئے دے رہا تھا خوش کیوں نا

ہوتا کچھ دیر بعد جب وہ ساری پینٹنگز گاڑی کے اندر رکھ چکا تھا گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی کو گھر کی

حدود سے دور لے گیا

اب وہ ایک آرٹ گیلری میں کھڑا تھا ورکرز اسکی پینٹنگز کو باری باری گیلری کے اندر لا رہے

تھے اور وہ چند ایک فون کالز کر رہا تھا انویٹیشن کارڈز وہ پہلے ہی بنوا چکا تھا چند دنوں میں آرٹ

ایگزیبیشن اسٹارٹ ہو رہی تھی وہ اسکے لئے کافی پر جوش تھا

رات کا وقت تھا وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی جب بھوک کا احساس ہونے پر وہ

نیچے گئی اور ملازمہ کو کھانا لگانے کا کہا

اور خود وقار فاروقی کو بلانے کے لئے ان کے کمرے کی طرف چل دی

اس نے دروازہ ناک کیا اور کھول کر اندر دیکھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کمرے میں کوئی بھی نہیں تھا

زمل کمرے کے اندر داخل ہو گئی کچھ دیر وہیں کھڑی رہی پھر اسکی توجہ کا مرکز بیڈ پر پڑا ایک فریم بنا جو الٹا پڑا ہوا تھا

زمل اسکے قریب گئی اور اسکو سیدھا کر کے اپنے دونوں ہاتھوں سے تھاما

لیکن فریم کو دیکھ کر وہ چونکی تھی بہت بری طرح

وہ اسکا پورٹریٹ تھا اور وہ جانتی تھی کہ یہ کس نے بنایا ہے یہ شاہزیب یزدانی نے پہلا پورٹریٹ بنایا تھا زمل کئی لمحے فریم کو دیکھتی رہی اس فریم میں وہ شاہزیب کے گھر کے لان میں کرسی پر بیٹھی تھی سردیوں کے دن تھے اس نے نارنجی رنگ کا سویٹر پہن رکھا تھا اور بالوں کو آزاد کمر پر آبشار کی طرح چھوڑا تھا چہرے پر خنکی سی دھوپ پڑتی تھی

زمل نے اس پورٹریٹ کو ویسے ہی بیڈ پر رکھا اور اسکے قریب بیڈ پر بیٹھ گئی

کچھ دیر بعد وقار فاروقی کمرے میں آئے تو اسے دیکھ کر چونکے پھر مسکرائے اور اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے

زمل۔۔۔بیٹا تم میرے کمرے میں؟ وہ پیار بھرے انداز میں بولے تو زمل چونکی

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB
www.novelsclubb.com

جی۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔میں۔۔۔مجھے بھوک لگی تھی تو آپ کو بلانے آئی تھی زمل کچھ سوچنے کے بعد بولی

ہاں چلو مجھے بھی بھوک لگی ہوئی ہے وہ اٹھتے ہوئے بولے

وہ بھی زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجائے اٹھ کھڑی ہوئی اور ان کے پیچھے چل دی

کچھ دیر بعد وہ دونوں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے

خاموشی گہری خاموشی

تین سال سے اکیلا رہا ہوں تو کبھی کبھار کھانا کھانے کا دل نہیں کرتا تھا اس لئے کھانے کی روٹین نہیں ہے وہ بظاہر مسکراتے ہوئے بولے تھے لیکن وہ جانتی تھی ان کی مسکراہٹ کے پیچھے کا درد

تین سال آپ یہاں اکیلے رہے اور میں وہاں، ایک شخص نے ہم دونوں کو بدل دیا، ہمارے رشتے کو بھی خراب کیا اس کی آواز سے نفرت کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا

نہیں بیٹا اسکی وجہ سے ہمارا رشتہ خراب نہیں ہوا وہ کچھ سوچتے ہوئے بھاری آواز سے بولے

پھر سے گہری خاموشی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب تم امریکا جا رہی تھی میں تمہیں ائیر پورٹ چھوڑ کر گھر آیا تھا جب کوریئر والا آیا اور اس نے یہ پورٹریٹ دیا تھا میں تمہیں بتانا چاہتا تھا لیکن ان دنوں تم تکلیف میں تھی تو میں نے مناسب نہیں سمجھا بعد میں مجھے یاد نہیں رہا آج کچھ امپورٹنٹ ڈاکومنٹس ڈھونڈتے ہوئے مجھے یہ پورٹریٹ مل گیا تو میں کشمکش میں تھا کہ تمہیں بتاؤں یا نہیں ان کے انداز میں ٹھہراؤ تھا

زمل نے اپنے چہرے پر اداس مسکراہٹ سجائی زبردستی اور مسکراہٹ نے بھی اسکا بھرم رکھ لیا اسے لگا اگر وہ کچھ بولے گی تو آنسو گر پڑے گی اسلئے وہ بغیر کچھ کہے اٹھی اور اپنے کمرے میں چلی گئی

آج کی رات بوجھل تھی بہت اداس وقار فاروقی جانتے تھے کہ ان کی بیٹی تکلیف میں ہے لیکن وہ اسکے پاس نہیں جا سکتے تھے ان میں اتنی ہمت نہیں تھے اور ویسے بھی ان کا زمل سے ایسا کوئی تعلق بھی نہیں تھا کہ وہ اس کے درد بانٹ سکتے

اگلی صبح ہلکی پھلکی سی تھی زمل کی آنکھیں سوجی ہوئی تھی جیسے وہ رات بھر جاگتی رہی ہو وہ اور وقار فاروقی ایک ساتھ ناشتہ کر رہے تھے جانے کتنے سالوں بعد وہ مسکرا کر ان کے ساتھ بات کر رہی تھی اسکا دل ہلکا ہو چکا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام سلیمان سورج نکلتے ہی اٹھ بیٹھا ہاسپٹل کے بیڈ سے اٹھا اور باتھ روم میں گھس گیا تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کر باہر آیا سر کی پٹی اور بازو کی پٹی ہنوز ویسی ہی تھی کچھ خراشیں تھیں جو مندمل ۔ہو چکی تھیں وہ کافی حسین تھا سرمئی آنکھیں زہین تھی،دوسروں کو جانچنے والی

اب وہ ہاسپٹل

کے کاریڈور سے گزر رہا تھا کوریڈور اس وقت خالی تھا کچھ دیر بعد وہ سڑک کے کنارے پیدل چلتا نظر آرہا تھا

سلیمان منزل میں ناشتے کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی جنت سلیمان کالج یونیفارم میں ملبوس تھی چھوٹے بالوں کو پونی میں باندھے ہوئے وہ ناشتہ کر رہی تھی اور ساتھ سلیمان صاحب بیٹھے ہوئے تھے وہ کلینک جانے کے لئے مکمل تیار تھے کلینک جانے سے پہلے اونہوں نے ہیزام کو ہاسپٹل سے لینے جانا تھا ناشتہ کرتے ہوئے جنت نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں ہیزام دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے پاؤں کی قینچی بنائے کھڑا تھا جنت ناشتہ چھوڑ کر اٹھی اور آس کے گلے لگ گئی ہیزام مسکرایا اور اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا پھر سلیمان صاحب بھی اس کے پاس آئے

یار تم تھوڑا سا صبر کر لیتے میں تمہیں لینے آنے والا تھا وہ ہلکے پھلکے لہجے میں بولے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہیزام مسکرایا کوئی بات نہیں میں بور ہو گیا تھا سوچا خود ہی چلا جاتا ہوں

بھائی آپ اکیلے آئے ہیں؟ وہ حیران ہوتے ہوئے بولی

ہاں

آپ کیسے آئے ہیں؟ وہ حیران تھی

ارے بھئی چل کر آیا ہوں۔ ہیزام ہاتھ جوڑنے کے انداز میں بولا

چل کر وہ پھر شاک کے عالم میں بولی

جنت بیٹا اتنی کوئی بڑی بات نہیں ہے ہاسپٹل گھر سے پاس ہی ہے سلیمان صاحب مسکراتے ہوئے بولے

www.novelsclubb.com

اب کچھ دیر بعد جنت کالج جا چکی تھی اور ہیزام اس کی جگہ پر جہاں وہ پہلے بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی وہ ناشتہ کر رہا تھا اور سلیمان صاحب اس سے باتیں کر رہے تھے جسے وہ مسکراتے ہوئے سن رہا تھا

(جاری ہے)